Lesson 4: Ale Imraan (Ayaat 33 - 44): Day 135

سُوۡرَۃُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۳﴾ اللہ نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا ﴿۳۳﴾

دیکھیں یہاں چناؤ کی بات ہوئی ہے۔ ص ف ی۔ یعنی ہم کوئی چیز صاف کر کے چُن لیتے ہیں۔

جیسے دو لفظ ہیں۔ Select or Choose کیا فرق ہے؟ بہت سارے لوگ تھے، سب نے کوشش کی لیکن ایک کو اُسکی کی قابلیت اور صلاحیت کی وجہ سے چُن لیا گیا۔ دوسرا آپ مارکیٹ گئی، آپ نے اپنے لئے بہت سارے سوٹوں میں سے ایک منتخب کر لیا۔ آپ کی مرضی، آپ نے بس ایک کو پسند کر لیا۔ اللہ نے منتخب کر لیا۔ اپنے اوپر لے کر دیکھیں۔

سب کو اوپر آنے اور سب کی نظروں میں آنے کی خواہش ہوتی ہے۔

اللہ نے آدمؑ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، اور اُن کو یہ خاص مقام دیا۔ فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ اللہ نے اپنی روح پھونکی۔ پھر تمام علوم عطا فرمائے، پھر آدمؑ اور حواؑ کو جنّت میں رکھا۔۔ اُنؑ کی توبہ قبول کی۔ آدمؑ پہلے انسان اور پہلے نبیؑ بھی بنے۔ اللہ نے سب انبیاؑ اور رسولوںؑ کو اپنے دین کے لئے چُن لیا۔ یہ سب سے بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ اپنے دین کا کام اپنی پسند کے لوگوں سے کروائے۔

آپ دین کا علم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ اللہ کی کتاب سیکھ رہے ہیں۔ آپ یہ کام اپنی پسند اور مرضی سے کر رہے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کو دین کے کام کے لئے چُنے تو کچھ قربانیاں دینی

پڑتی ہیں۔ یہ ایک لمبا اور محنت طلب کام ہے لیکن آخر میں اِس کا نتیجہ بہترین ملتا ہے اور ملے گا۔

علم کا راستہ قربانی کا راستہ ہے۔ سب سے پہلے تو نفس اور اَنا کی قربانی ہے۔ اُستاد کی بات ماننی پڑتی ہے۔ اُصول و ضوابط ماننے پڑتے ہیں۔ آپ کو ہدایات کی پیروی کرنی پڑتی ہے۔ جھکنا پڑتا ہے۔ پھر اس علم کے راستے میں وقت، مال، صحت لگانا پڑتا ہے۔

ہمیں اس بات کی تڑپ اور لگن ہونی چاہئے کہ اللہ مجھے چُن لے۔

نوحؑ کو معجزانہ طور پر لمبی عمر ملی۔ نوحؑ کی عمر ایک ہزار سال تھی۔ جو دین کے کام کرتے ہیں۔ اللہ اُن کو عمر اور صحت عطا کرتا ہے۔ ہر کوئی اپنے لئے دعا کرے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (8)

اے رب ہمارے! جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کا نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے (۸) آلِ عمران

اگر آپ اللہ کے کام کے لئے جم جائیں تو آپ پر بڑھاپا نہیں آئے گا۔ دوسرا ابھی سے اللہ کے دین کے کام پر لگ جائیں۔ بڑھاپے کا انتظار نہ کریں۔ کیا پتا کب موت کا بلاوا آجائے اور جانا پڑ جائے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

حدیث کا خلاصہ کہ جوانی کا ایک سجدہ بڑھاپے کے 60 سجدوں سے بہتر ہے۔ دعا کریں کہ یا اللہ مجھے چُن لے۔ یہ کوئی زندگی نہیں کہ بس کھاپی اور سو کر زندگی گزار دی۔ اپنے آپ کو خاص بنالیں۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (۴) بے شک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے۔

ایک بُزرگ نے ایک شرابی کو دیکھا تو تو یہی بات کہی کہ اللہ نے ہمیں اس لئے پیدا نہیں کیا۔

اللہ نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو اپنا گھر بنانے کے لئے چُن لیا۔ نوحؑ نے 950 سال تک اللہ کے دین کی تبلیغ کی۔ ساری زندگی گزار دی تو صرف 80 لوگ مسلمان ہوئے۔ اندازہ لگا کر دیکھیں کہ ہر بارہ سال بعد ایک مسلمان ہوتا تھا۔ قرآن میں آتا ہے عبداً شکورا۔ اِن کا نام عبد الشکور تھا۔ لیکن یہ اللہ سے ڈرتے تھے، قوم کی نافرمانی پر غمزدہ ہوتے، نوحہ کرتے تھے اس لئے ان کا نام نوح مشہور ہُوا۔

ہم ہر وقت نمبر ہی گنتے رہتے ہیں۔ تعداد کی فکر رہتی ہے۔ اللہ کی نظر تعداد اور نمبر زپر نہیں۔ اللہ گنتی نہیں دیکھتا۔ اللہ خلوص اور محنت دیکھتا ہے۔ اللہ کوشش کی قدر کرتا ہے۔

لوگ نوحؑ کا مذاق اُڑاتے تھے۔ اللہ نے صرف ایمان والے محفوظ کر لئے۔ اِن کا سگا بیٹا اِن کے سامنے ڈوب گیا۔ اِن کو آدمِ ثانی بھی کہتے ہیں۔ چھ مہینے تک بارش ہوتی رہی۔ دنیا کی ہر چیز سوائے نوحؑ کی کشتی اور اُسکے سوار، باقی سب کچھ غرق اور ختم ہو گیا۔ پانی زمین اُگلتی رہی اور بارش ہوتی رہی۔ پھر اللہ کے حکم سے بارش رکی اور زمین سے پانی ختم ہو گیا۔ پھر نوحؑ کی کشتی جودی پہاڑ پر رُک گئی۔ پھر ان کے تین بیٹوں سے باقی نسلِ انسانی شروع ہوئی۔

آدمؑ کی بات ہوئی، پھر نوحؑ کی بات ہوئی۔ جب ابراہیمؑ کا ذِکر آیا تو ساتھ اُنؑ کی آل کا بھی ذِکر آیا۔ ابرہیمؑ کا تو کیا کہنا، اُن کے تو سب گھر والے چُنے تھے۔ ابرہیمؑ اکیلے اللہ کی راہ پر چلے تھے۔ انبیاء کرامؑ کی زندگی کے حالات پڑھیں۔ آپ زندگی کے غم بھول جائینگے۔ انبیاء کرامؑ کی زندگی میں بہت مشکل حالات آئے، انہوںؑ نے قربانیاں دیں۔ انبیاء کرامؑ نہ تو امیر تھے، اور نہ ہی آرام دہ بڑے گھروں میں زندگی گزاری۔

اپنے آپ کے بارے میں سوچیں کہ اگر اللہ کے نبیؐ آج دنیا میں آ جائیں اور مجھے اِس حالت میں دیکھ لیں تو آپ کیسا محسوس کرینگے۔

- ابراہیمؑ کو چھوٹی عمر میں ہجرت کا موقع مل گیا۔ کئی ہجرتیں کیں۔
- اللہ نے اِن کو بڑھاپے میں اولاد عطا فرمائی۔
- ان کو حکم ملا تو بیوی بچّے کو مکّہ چھوڑ آئے۔
- ان کے معصوم بچّے کی ایڑی سے آبِ زم زم جاری ہُوا۔ اللہ نے اُس کے نقشِ قدم کو محفوظ کر لیا۔
- اِن کی بیوی حاجرہؑ کی قربانی کو سعی بنا دیا گیا، ساری زندگی تک کے لئے ہر مرد و عورت کرتے رہیں گے۔
- اِنّ کے خاندان کی وجہ سے مکّہ آباد ہُوا۔ ایک اُمت کو زندگی مل گئی۔ یہود اپنی حرکتوں کی وجہ سے ذلیل ہو گئے۔ مردہ اُمت بن گئے اور اسماعیلؑ سے ایک مُردہ اور مشرک قوم/اُمّت کو نئی زندگی مل گئی۔ وہاں کے لوگوں کو دین کی وجہ سے عزّت مل گئی۔
- ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو خانہ کعبہ کی تعمیر کرنے کی عزّت ملی۔ اللہ کا گھر بنایا۔
- آلِ ابراہیمؑ سے انبیاء کرامؑ کا سلسلہ جاری کر دیا۔ جتنے نبیؑ بعد میں آئے وہ سب کے سب ابرہیمؑ کی اولاد سے تھے۔

ابرہیمؑ اور اِن کے خاندان سے خیر کے چشمے جاری ہوئے۔ اللہ کو دین پھیلا۔ انبیاء کرامؑ کا احسان مانیں۔ کیسے ہمارے لئے بہترین مثالیں چھوڑ کر گئے ہیں۔

کیا ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں بھی چُن لے؟ دُعا کریں اللہ ہمیں بھی چُن لے۔

اپنے گھر والوں کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ اپنے بچوں کو بھی نیکی کے سفر میں ساتھ ملا لیں۔ آپ اتنے اچھے ہو جائیں کہ آپ کے گھر والے بھی آپ جیسا بننا چاہیں۔ بہترین انسان بن جائیں۔

اللہ آپ کے لئے راستے بنا دے گا۔ اپنی گھریلو زندگی کو بہترین بنائیں۔

اگر آپ تیز جانا چاہتے ہیں تو اکیلے جائیں۔ اور اگر اپنے سفر سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ اپنے سفر کو دُور تک اور فائدہ مند بنانا چاہتے ہیں تو / دوسرے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔

ہر ایک کا مختلف ٹمپریچر ہوتا ہے۔ ہر کوئی دین کے مختلف درجے پر ہوتا ہے۔ پہلے عقیدے ٹھیک کریں۔ پھر کوشش کریں کہ ہم نے ساتھ چلنا ہے۔

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ أَزۡوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعۡيُنٖ وَٱجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِينَ إِمَامًا (٧٤) ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا دے ۔ سورۃ الفرقان ۔74 بچّے آنکھوں کی ٹھنڈک تب بنتے ہیں جب اُن کی نیکیاں دیکھ کر خوشی سے رو پڑیں۔ بہت ساری دعائیں کریں۔ اپنی اولاد اور باقی گھر والوں کے لئے اچھا نمونہ بنیں۔

پھر اگلا چُنا ہُوا گھرانہ۔ آلِ عمران۔ اسی گھرانے کے نام پر سورۃ کا نام ہے۔ اور یہی ہمارے سبق کا مرکزی موضوع ہے۔ تاریخ میں دو عمران گُزرے۔ ایک عیسیٰؑ کے نانا۔ وہ سلیمانؑ کی اولاد سے تھے۔ جن کو مریمؑ جیسی پاکیزہ بیٹی ملی اور عیسیٰؑ جیسا نواسہ ملا جو نبیؑ بنا۔ یہ بیت المقدس کی دیکھ بھال کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنی قوم کے بڑے تھے۔ ان کا انتقال مریمؑ کی ولادت سے پہلے ہو چُکا تھا۔

حدیثؐ کا خلاصہ۔ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ یہ اپنی قوم کے خدمت گزاروں میں سے تھے۔

دوسرے عمران موسیٰ اور ہارونؑ کے والد تھے۔

آیات کو سمجھنے سے پتا چلتا ہے کہ یہ عیسیٰؑ کے نانا کا تذکرہ ہے۔ ان کو سب جہان والوں میں سے چُن لیا۔
نبوت کا سلسلہ کبھی نسل در نسل بھی چلا۔ یوسفؑ کے خاندان میں سب سے زیادہ انبیاء کرامؑ ہوئے۔
کریم ابنِ کریم ابنِ کریم۔ یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ۔ پر دادے تک نبوّت۔

اَب نجران کے وفد کو ذہن میں لے آئیں۔ یہ سب کِن کو سنایا جا رہا ہے۔

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور
خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

یہاں سے رہبانیت کا رَدّ ہو رہا ہے۔ خاندان، اور بچوں کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اولاد کی بات کی جا رہی ہے۔
اب خود سوچیں عیسائیت میں شادی نہ کرنا، چرچ کی خدمت کرنا، اِس سب کا دین سے کوئی تعلق
نہیں۔ یہ سب ایک ہی فیملی یا خاندان سے تھے۔ یعنی انبیاء کرامؑ ایکدوسرے کی اولاد میں سے تھے۔

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ: ایک بات خاص طور پر نوٹ کیا کریں کہ آیت کے آخر میں اللہ کی کس صفت کا ذِکر ہو
رہا ہے؟ کیونکہ اُس صفت کا اُسی آیت یا اگلی آیت سے تعلق ہوتا ہے۔

اللہ نے اُس کی یعنی عمران کی عورت کی بات سُن لی۔ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اللہ نے بات سن لی اور اللہ کو سب
خبر ہے۔ امْرَاَتُ واحد ہے اور نساء اس کی جمع ہے۔ پہلا معنی عمران کے قبیلے کی عورت۔ اصلی معنی
یعنی عمران کی بیوی ہے۔ کتابوں سے اِن کا نام حنہ بن قاموس ملتا ہے۔

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لَكَ مَا فِىۡ بَطۡنِىۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّىۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۵﴾ (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما تو تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

عمران کی بیوی جب حمل سے ہوئیں تو شوہر کا انتقال ہو گیا۔ عام طور پر ہماری سوسائٹی میں ایسی عورت سے کیا سلوک کیا جاتا ہے اور عورت خود کیسے محسوس کرتی ہے۔ یہ امرات عمران بہت متقی اور زُہد والی تھیں۔ انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ میں اپنے بچے کو آپ کے دین کے کام پر لگاؤں گی۔

اِس نذر کو نذرِ تبرو کہتے ہیں۔ انہوں نے نذر مانی تھی کہ میں اپنی اولاد کو نیکی کے کام پر لگاؤں گی۔ پچھلے زمانے میں لوگ اس طرح کی نذر مانا کرتے تھے۔ اللہ کے نبیؐ کے دادا نے بھی اپنے دس بیٹوں میں سے عبداللہ کو اللہ دین کے لئے نذر کیا تھا۔

اس طرح کی منّت کون مانگے گا؟ کہ یہ میری اولاد ہونے کے باوجود میں اسے اللہ کی راہ میں لگاؤں گی۔

لوگ بچے کس لئے مانگتے ہیں؟ 1۔ جائیداد کے لئے، 2۔ نسب اور نام کے لئے۔ اللہ کے نبیؐ کا جب دوسرا بیٹا فوت ہو گیا تو دشمنوں نے طعنے دیئے کہ اے محمدؐ تیری جڑ کٹ گئ۔ اللہ نے سورۃ الکوثر نازل فرمادی۔ 3۔ ہماری اولاد ہماری دیکھ بھال کرے گی۔ بڑھاپے کا سہارا۔ 4۔ کمائی کے لئے اولاد مانگتے ہیں۔ (اَلرِّجَالُ قَوّٰمُونَ عَلَى النِّسَاءِ ۔ اللہ نے مرد کو ذمّہ داری اور طاقت دی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کا خرچ اُٹھائے)۔

اب بی بی مریمؑ کی والدہ کا سوچیں۔ انہوں نے اولاد بھی مانگی تو اللہ کے دین کے لئے۔ کوئی دنیاوی فائدہ نہ سوچا۔ ہمارے اسلافؒ کی مائیں ایسی ہی تھیں۔ امام بخاریؒ کی والدہ نے بھی ایسی ہی منّت مانگی تھی۔ اُن کی والدہ نے اِن کو اللہ کے نبیؐ کی احادیثؐ کے لئے وقف کر دیا۔ یہ نابینا پیدا ہوئے۔ ماں نے ہمت نہیں ہاری یا شکوے شکایت شروع نہیں کی۔ ماں نے صبر اور سکون سے وقت گزارا۔ تہجد کے وقت اللہ سے رو رو کر دُعا کی۔ اور کہا 'یا اللہ تیرا شُکر تو نے مجھے بیٹا عطا کیا۔ لیکن اُس کی ایک چیز تیرے پاس رہ گئی ہے کیونکہ نظر کے بغیر وہ کیسے احادیثؐ لکھے گا۔ وہ کیسے پڑھے اور لکھے گا۔ یا اللہ میرے بیٹا کو نظر عطا فرما'۔ اللہ نے ایسی نظر عطا فرمائی کہ فتح الباری چاند کی روشنی میں بیٹھ کر لکھی۔ اللہ نے ایسا حافظہ عطا فرمایا کہ لوگ سینکڑوں احادیث کو غلط ملط کر کے اِنؒ کے سامنے پیش کرتے۔ تو یہ ٹھیک کر دیتے۔ اپنا جائزہ لیں۔ ایسی مائیں بن جائیں کہ اپنی اولاد کی فکر کریں۔

اَب ہیکلِ سلیمانی میں صرف مرد آیا جایا کرتے تھے۔ ان کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو ایک دم کہہ اُٹھی یا اللہ میرے گھر تو بیٹی پیدا ہو گئی ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ ؕ وَلَیۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰی ۚ وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

﴿۳۶﴾ جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ ان کے ہاں پیدا ہوا تھا خدا کو خوب معلوم تھا تو کہنے لگیں کہ پروردگار! میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور (نذر کے لیے) لڑکا (موزوں تھا کہ وہ) لڑکی کی طرح (ناتواں) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

اس کا معنی یہ نہیں کہ بیٹی ہو گئی ہے اب شادی کرنی پڑے گی جہیز بنانا پڑے گا۔ یا شکر نہیں کیا کہ چلو اب بیٹی ہو گئی اب ہیکل میں نہیں بھیجوں گی۔ نہیں ایسا کچھ نہیں کہا، صرف فکر یہ پڑ گئی کہ اب یہ ہیکل میں کیسے رہے گی۔ پھر اُس نے کہا کہ میں اِسے اللہ کی حفاظت میں دیتی ہوں۔

اب ہم نے خود اپنے لئے مصیبت سر ڈال لی ہے۔ بچے کے کپڑے کہاں سے آئینگے؟ کھلونے یہ سیٹنگ وہ سیٹنگ۔ ہماری سوچ، ہمارا وقت کہاں جاتا ہے۔

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ: بیٹا تو بیٹی جیسا نہیں ہوتا۔ لڑکا ہوتا تو خدمت کے لئے لگا دیتی۔

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ: جملۂ معترضہ ہے۔ محبت اور لاڈ نظر آرہا ہے کہ بیٹا تو بیٹی جیسا ہے ہی نہیں۔ وہ اکیلی عورت تھیں۔ بیوہ تھیں۔ عقل کہتی ہے کہ بیٹا ہو جاتا تو چلیں اِن کا خیال رکھتا۔ لیکن اللہ کو حکمت معلوم تھی کہ عیسیٰؑ عطا کرنا تھا۔ عیسیٰؑ کی ولادت ہونی تھی۔

وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ ۔ مریم عبرانی (ہیبرو) زبان کا لفظ ہے۔ معنی عاجز۔ فرماں بردار۔ قنوت والی۔

نام کا شخصیت پر اَثر پڑتا ہے۔ اچھا نام رکھیں۔ نبی کریمؐ غیر مناسب نام کو بدل دیتے تھے۔

یہاں سے پتا چلتا ہے کہ ماں نام رکھ سکتی ہے۔ والدین کو نام رکھنے دیں۔ اچھے نام رکھیں۔ سب سے زیادہ ہم اَپنا نام سُنتے ہیں۔ گناہ والا نام نہیں رکھنا چاہیئے۔ فخر و غرور والا نام نہیں رکھنا چاہیئے۔ حدیثؐ میں آتا ہے کہ شہنشاہ بدترین نام ہے۔ عاجزی والے نام رکھیں۔ خوبصورت نام رکھیں۔

"اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔" یہاں دیکھیں عقل مندانی۔ اپنی بیٹی پیدا ہوئی ہے اور اُس کو اور اُسکی اولاد کو اللہ کی پناہ میں دے رہی ہے۔

حدیث کا خلاصہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان بچے کی پسلی میں ٹھوکا دیتا ہے (کچھ کھبوتا ہے) سوائے مریم اور اُس کی اولاد کے کیونکہ نانی نے دعا کی تھی۔

اَب عیسائیت میں رہبانیت اور نہ شادی کا رواج بعد میں پڑا ہے۔ یہاں اِس آیت سے پتا چل رہا ہے کہ مریمؑ کی شادی بھی ہو گی اور اولاد بھی ہو گی۔ انہوں نے مریمؑ کو نن نہیں بنایا تھا۔

آج اگر ہم اولاد کے بارے میں شکوے شکایت کرتے ہیں لیکن کیا ہم نے اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی؟ یہ تو چلیں بعد کی بات ہے لیکن اللہ کے نبیؐ کے حکم کے مطابق جب کوئی شوہر بیوی کے پاس آئے تو دعا کرے۔

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ ہمبستری کی دعاؤں کا اہتمام کرے, ایسا کرنے سے صحبت سے پیدا ہونے والا بچہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا, حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

(لو أن أحدكم إذا أتى أهله قال: بسم الله, اللهم جنبنا الشيطان, وجنب الشيطان ما رزقتنا, فقضي بينهما ولد, لم يضره الشيطان أبدا)

"اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے

(بِسۡمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّيۡطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا)"

اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ, اور تو ہمیں جو اولاد عطا کرا سے بھی شیطان سے بچانا" تو اُن کے یہاں جو بچہ پیدا ہو گا شیطان اُسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ہم میں سے کتنے لوگ یہ اہتمام کرتے ہیں؟

ہم ہر طرح کے انجکشن تو لگوا لیتے ہیں لیکن شیطان سے محفوظ نہیں کرتے ہیں؟

اپنے بچوں کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے بچوں کو اللہ کی پناہ میں دیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے (ان الفاظ میں) اللہ تعالیٰ پناہ مانگتے تھے

« أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ " »

” میں تم دونوں کے لیے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعہ، ہر شیطان سے، ہر زہریلے کیڑے (سانپ بچھو وغیرہ) سے اور ہر نظر بد والی آنکھ سے “ پھر فرماتے: ” تمہارے باپ (ابراہیم) اسماعیل واسحاق کے لیے بھی انہی کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتے تھے “۔ سُنن ابی داوٗد:4737۔